امام حسن مجتبی (ع) نے بہت ساری عورتوں سے ازدواج کر کے انھیں طلاق دیا ہے؟

<"xml encoding="UTF-8?>

سوال کیا امام حسن مجتبی (ع) زیادہ طلاق دینے والے تھے؟

اجمالی جواب

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے حدیثی منابع کی بڑی آفتوں میں سے ایک آفت ، خودغرض ایجنٹوں کے توسط سے صیحح احادیث کے درمیان جعلی اور جھوتے احادیث درج کرنا ہے۔ امام حسن مجتبی علیہ اسلام،دوسرے معصوم امام ہیں اور آپ(ع) ان شخصیتوں میں سے ہیں کہ افسوس کہ حدیث جعل کرنے والوں اور جھوٹے افراد نے حدیث کے روپ میں ان پر ناروا اتہامات لگائے ہیں ۔ من جملہ آپ(ع) کے بارے میں ایسی روایتیں جعل کی گئی ہیں کہ جن کا معنی ازدواج کی کثرت اور زیادہ طلاق دینا ہے

افسوس کا مقام ہے کہ ان روایتوں کو شیعوں کی احادیث اور تاریخ کی کتابوں اوراہل سنت کی تاریخ کی کتابوں میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے تاریخی اور عقیدتی لحاظ سے بہت سے شواہد موجود ہیں ، جن سے ان روایتوں کا جعلی ہونا واضح اور ثابت ہو جاتا ہے

تفصیلی جواب

افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کے حدیثی منابع کو درپیش بڑی آفتوں میں سے ایک آفت ، احادیث جعل کرکے انھیں صیحح احادیث کے بیچ میں درج کرنا ہے۔ اس کام کے پیچھے سیاسی اورمذہبی وغیرہ عوامل تھے اور کبھی یہ کام اموی اور عباسی حکام کے منفور شخصیتوں کو صیحح دکھانے کی غرض سے اور کبھی قابل قدر شخصیتوں کو مسخ کرکے پیش کرنے کی غرض سے آنجام پاتا تھا۔ اس لئےجعلی احادیث کے درمیان میں سے صیحح احادیث کو تشخیص دینا بہت ہی اہم لیکن مشکل کام ہے

امام حسن مجتبی علیہ اسلام ایک ایسی شخصیت ہیں ، جو مسموم اور جعلی احادیث کے حملوں کا نشانہ قرار پائے ہیں ، لیکن خوش قسمتی سے احمق دشمنوں نے اب کی بار ان پر تعدد ازدواج اور زیادہ اطلاق دینے کی تہمت لگائی ہے۔ یہ ایک ایسا اتہام ہے جس کا امام حسن مجتبی علیئہ سلام جیسی شخصیت کے بارے میں بے بنیاد ہونا مکمل طور پر واضح ہے

اس قسم کی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ امام علی (ع) نے اس مرد کو، جو اپنی بیٹی کے بارے میں حسن(ع) ، حسین(ع) اور عبداللہ بن جعفر سے خواستگاری کے سلسلہ میں مشورت کرنے کے لئے آپ(ع) کی خدمت میں آیا تھا، کو فرمایا:" جان لو کہ حسن(ع) زیادہ طلاق دیتا ہے۔ اپنی بیٹی کو حسین (ع) کے ساتھ ازدواج کرنا کیونکہ وہ تیری بیٹی کے لئے بہتر ہے۔"[1]

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ امام صادق علیہ اسلام نے فرمایا: " حسن بن علی(ع) نے پچاس بیویوں کو طلاق دی ہے، یہاں تک حضرت علی علیہ اسلام کوفہ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:" اے کوفیو! حسن کو اپنی بیٹی نہ دینا

کیونکہ وہ زیادہ طلاق دیتا ہے"۔ ایک شخص اٹھا اور کہا :" خدا کی قسم ہم ایسا ہی کریں گے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور فاطمہ زہراء(س) کے فرزند ہیں، اگر چاہے اپنی بیوی کو رکھے اور اگر نہ چاہے تو اسے طلاق دے۔"[2]
ایک اور روایت میں آیا ہے کہ امام باقر علیہ اسلام نے فرما یا:" علی (ع) نے کو فیواں سے مخاطب ہو کر فرمایا: حسن(ع) کو کوئی عورت نہ دے کیونکہ وہ زیادہ طلاق دیتا ہے۔"[3]
اہل سنت کی بعض تاریخی کتابوں ، جیسے انساب الا شریف ،[4] قوت القلوب،[5] احیاء العلوم[6] اورابن ابی الحدید معتزلی[7] کی شرح ، نہج البلاغہ وغیرہ میں بھی یہی مطالب تکرار ہوئے ہیں۔ چونکہ کہاوت ہے کہ جھوٹ جتنا بڑا ہو اسے قبول کرنا آسان تر ہوتا ہے، بعض جعلیات میں حضرت (ع) کی طلاق شدہ بیویوں کی تعداد کو تین سو تک پہنچا دیا گیا ہے[8]، کہ یہ سب روایتیں ضعیف ، فاقد اعتبار اور عقل و منطق کے خلاف ہیں
بہت سے تاریخی اور اعتقادی شواہد موجود ہیں جو مزکورہ روایتوں کے صحح نہ ہونے کی دلالت پیش کرتے ہیں، جن میں سے چند ایک کی طرف ہم ذیل میں اشارہ کرتے ہیں:

1۔ حضرت امام حسن مجتبی علیہ اسلام دوسری یا تیسری ہجری میں 15 رمضان المبارک کو پیدا ہوئے ہیں اور 28 سفر49 ہجری کو شہید ہوئے ہیں۔ آپ(ع) کی عمر شریف 46 یا 47 سال سے یادہ نہیں تھی ۔ با لفرض اگر حضرت(ع) کی پہلی شادی بیس سال کی عمرمیں انجام پائی ہو تو آپ(ع) کے والد گرامی کی شہادت کے سال 40 ہجری یعنی 18 یا17 سال کی مدت میں یہ شادیاں اور طلاق واقع ہوئے ہونے چاہئے۔ جبکہ امام حسن مجتبی علیہ اسلام نے اپنے والد گرامی کے پانچ سالہ حکومت کے دوران تمام تین جنگوں یعنی جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں معلانہ طور پر شرکت کی ہے اور اس کے پیش نظر کہ حضرت (ع) نے بیس بار مدینہ سے پیدل جاکر حج کے فرائض انجام دئے ہیں، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے پاس اتنی شادیاں کرنے کی فرصت پیدا ہوتی ۔ اس لحاظ سے اس قسم کی روایتوں کو قبول کرنا ایک نا معقول امر ہے

2۔ اکثر روایتیں ، جو احادیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں امام صادق علیہ اسلام سے منقول ہیں۔ یعنی یہ مطلب امام حسن مجتبی علیہ اسلام کے زمانہ کے ایک سوسال بعد پیش کیا جاتا ہے، کیونکہ امام جعفرصادق علیہ اسلام کی شہادت 148 ہجری میں اور حضرت امام مجتبیٰ علیہ اسلام کی شہادت 48 ہجری میں واقع ہوئی ہے۔ اگر حقیقت میں یہ روایتیں حضرت امام صادق(ع)سے ہوں، تو سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت امام صادق(ع)ایک صدی گزرنے کے بعد ان روایتوں کو بیان کرنے میں کیا مقصد رکھتے تھے؟ کیا وہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ اسلام کے خاندانی بحران کو طشت از جام کرنا چاہتے تھے؟! تعجب کی بات ہے کہ یہ مطلب اسی زمانہ میں ، اہل بیت اطہار علیہم اسلام کے جانی دشمن منصور دوانقی کی زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ مشہور مورخ مسعودی نے اپنی کتاب "مروج الزہب" میں، خراسانیوں کے ایک اجتماع میں منصور دوانقی کی ایک تقریر کو یوں نقل کیا ہے:" خدا کی قسم ہم نے فرزندان ابوطالب کو خلافت کرنے سے کبھی نہیں روکا ہے اور کسی صورت میں ان پر اعتراض نہیں کیا ہے ، یہاں تک کہ علی بن ابیطالب نے خلافت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور جب حکومت کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو حکمیت کے سامنے ہتھیارڈال دئے ۔ لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا چہ می گوئیاں ہونے لگیں ، یہاں تک کہ ایک گروہ نے ان پر حملہ کیا اور انہیں قتل کر ڈالا۔ ان کے بعد ، حسن بن علی اٹھے ۔ وہ ایسے شخص نہیں تھے کہ اگر کوئی مال پیش کیا جاتا، تو اسے لیتے۔ معاویہ نے جالبازی اور حلیہ سے انہیں اپنا ولی عہد بنایا۔ اور اس کے بعد انہیں معزول کیا ۔ انہوں نے عورتوں کی طرف رخ کیا۔ کوئی ایسا دن نہیں تھا جب

وہ ازدواج نہ کرتے یا طلاق نہ دیتے ۔ یہاں تک کہ بستر پر اس دنیا سے چلے گئے۔"[9]

3۔ اگر یہ بات حقیقت ہوتی ، تو ان کے جانی دشمنوں اور بہانہ تلاش کرنے والوں کو آپ(ع) کی زندگی کے دوران اس پر اعتراض کرنا چاہئے تھا، جبکہ وہ آپ(ع) کے بارے میں معمولی چیزوں ، یہاں تک کہ آپ(ع) کے لباس کے رنگ پر بھی اعتراض کرتے تھے۔ اگر یہ بات صیحح ہوتی تو دشمنوں کے لئے ایک بڑا بہانہ اور نقطہ ضعف ہاتھ آتا اور ضرور اس پر انگلی اٹھا تے ۔ لیکن اس زمانے کے بارے میں ایسی کوئی گزارش نقل نہیں کی گئی ہے

4۔ تاریخ کی کتابوں میں امام حسن مجتبی علیہ اسلام کی بیویوں، فرزندوں اور دامادوں کی جو تعداد نقل کی گئی ہے، وہ حضرت (ع) کی بیویوں کی اس تعداد سے سازگار نہیں ہے۔ آپ کے زیادہ سے زیادہ فرزندوں کی تعداد 22 اور کم سے کم 12 بتائی گئی ہے آپ کی بیویوں کے طور پر صرف 13 نام ذکر ہوئے ہیں لیکن ان میں سے تین بیویون کے حالات کے علاوہ کسی کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ تاریخ کی کتابوں میں آپ(ع) کے تین داماد وں کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں ہوا ہے۔[10]

5۔ طلاق کے قبیح ہونے کے بارے میں بہت سی روایتیں دلالت کرتی ہیں۔ یہ روایتیں شیعوں اور اہل سنت کی حدیث کی کتابوں میں مکرر طورپر نقل ہوئی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" خدا کے پاس حلال کاموں میں سب سے قابل نفرت کام طلاق ہے۔"[11] امام صادق علیہ اسلام نے فرمایا:" شادی کرنی چاہئے لیکن طلاق نہیں دینا نہیں ، کیونکہ طلاق عرش الی کو ہلاکر رکھتا ہے۔"[12]اس کے علاوہ حضرت امام صادق علیہ اسلام اپنے والد بزرگوار سے نقل کرتے ہیں:" خدا وند متعالی اس شخص کو دشمن رکھتا ہے جو زیادہ طلاق دیتا ہو اور جنسی لذت کے تنوع کے پیچھے جاتا ہو"[13]
اس کے پیش نظر کیا ممکن ہے کہ ایک معصوم امام مکرر طور پر ایسا کام انجام دے اور ان کے والد بھی انھیں اس کام سے نہ روک سکیں !!

6۔ امام حسن مجتبی علیہ اسلام اپنے زمانے کے عابد تریں اور زاہد ترین انسان تھے۔[14] وہ ہر وقت اس طرح اپنے پروردگار سے رازو نیاز کرتے تھے:" میں اپنے پروردگار سے شرم و حیا کا احساس کرتا ہوں کہ میں اس حالت میں اس کی ملاقات کروں جبکہ میں اس کے گھر کی طرف پیدل نہ گیا ہو۔"[15] آپ(ع) بیس بار مدینہ سے پیدل حج پر چلے گئے اور حج کے اعمال بجا لائے ہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ(ع) اس قسم کے اعمال کے مرتکب ہو چکے ہو گے؟

7۔ مطلاق " زیادہ طلاق دینے " کی صفت جاہلیت کے زمانے میں بھی قابل مذمت تھی۔ جب حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے اپنے چچا زاد بھائی ورقہ سے اپنے خواستگاروں کے بارے میں صلاح مشورہ کیا کہ ان میں سے کس کو مثبت جواب دیں گیں، تو ورقہ نے جواب میں کہا : شیبہ کافی بدگمان شخص ہے، اور عقبہ بوڑھا ہے، ابو جہل ایک متکبر اور بخیل شخص ہے اور صلت ایک مطلاق(زیادہ طلاق دینے والا) ہے۔ اس وقت حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے کہا:" ان پر خداکی نفرین ہو ، کیا تم جانتے ہو کہ کسی اور مرد نے میری خواستگاری کی ہے؟ قابل غور بات ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ جو خصلت زمانہ جاہلیت میں بھی قابل مذت تھی اور اس زمانے کی عورتیں حاضر نہیں تھیں کہ کسی "مطلاق"(زیادہ طلاق دینے والے) کے ساتھ شادی کریں، اور حضرت علی علیہ اسلام نے اپنے ایک زاہد و متقی فرزند کے بارے میں ایسی توصیف کی ہوگی؟ اور ایک معصوم امام اس قسم کی

ناپسند خصلت سے آلودہ ہو جائے جو خدا کے غضب کا سبب بنتی ہو؟!
یہ چند ثبوت تھے جو ان روایتوں کے بے بنیاد ہونے کی دلالت پیش کرتے ہیں
اس بنا پر ان ضعیف مضامین اور جعلی روایتوں کو ایک ایسی شخصیت کے بارے میں قبول نہیں کیا جاسکتا ہے، جن کی متعدد روایات کے مطابق پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف و تمجید کی ہو۔[16]
مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے:
1۔ حیاۃ الا مام الحسن (ع) تالیف :باقر شریف القرشی ج2،ص457۔472 (دارالکتب العمیہ)
2۔"نظام حقوق زن در اسلام"، تالیف : شہید مطہری،ص306۔309 (انتشارات صدرا)
3۔"زندگی امام حسن(ع) تالیف : مہدی پیشوائی،ص31۔39(انتشارات جوان)
4۔" الامام المجتبی" تالیف: حسن المصطفوی، ص228۔234 (مکتبالمصطفوی)
5۔"ازگوشہ وکنار تاریخ" تالیف: سید علی شفیعی،ص88(کتاب خنہ صدرا)
6۔ "زندگانی امام مجتبیٰ(ع)" تالیف: سید ہاشم رسولی محلاتی،ص469۔484 (دفتر نشر فرہنگ اسلامی)
7۔ "حقائق و پنہان" تالیف: احمد زمانی،331۔354 (انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی)[17]

[1] البرقی محاسن،ج2 ،ص601.
[2] الکافی،ج6،ص56،ح5و4
[3] دعائم الاسلام،ج2،ص257،ح980
[4] انساب الاشراف، ج3،ص25.
[5] قوت القلوب،ج2،ص246.
[6] محجھ البیضا،ج3،ص69.
[7] شرح نهج البلاغہ،ج3، ص 69.
[8] ملاحظہ ہو; قوت القلوب ابوطالب مکی.
[9] مروج الزهب،3 ص 300.
[10] حیاۃ الامام الحسن(ع) ،ج 2، ص463۔469 و ص457.
[11] سنن ابی داود،ج2 ، ص632، ح2178.
[12] وسائل الشیعہ ،ج15، ص268; مکارم الاخلاق، ص225 :تزوجوا و لا تطلقوافان الطلاق یهتز منہ العرش.
[13] وسائل الشیعہ ،ج15،ص 267،ح3، ان اللہ عزوجل یبغض کل مطلاق و ذواق.
[14] فراید السمطین ،ج2، ص68: بحارلانوار،ج 16، ص 60.
[15] بحارالانوار،ج43، ص399،انی لاستحیی من ربی ان القاہ ولم امش الی بیتہ ، فمشی عشرین مرة من المدینة علی رجلیہ.
16 مقالہ : تاملی دراحادیث کثرت طلاق ، مهدی مهریزی ، مجلہ پیام زن ، تیر 77 ، شمارہ 76.